34219-حج اور عمرہ کرنے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے بغیر احرام میقات تجاوز کرنا

سوال

ایک شخص اپنے ملک سے حج اور عمرہ کرنے کے لیے جدہ آیا لیکن اس نے میقات سے احرام باندھنے کی بجائے جدہ ائرپورٹ پر احرام باندھا تو اس کا حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے لیے کچھ مخصوص جگہیں متعین کردیں ہیں کہ جو شخص بھی حج اور عمرہ کرنا چاہے اس کے لیے ان جگھوں سے بغیر احرام کے گزرنا حلال نہیں، کیونکہ احرام باندھنے سے قبل یہاں سے گزرنا اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کرے وہ ہی ظالم ہیں} البقرۃ (229) .

اور ایک مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا} الطلاق (1) .

اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ، اور اہل نجد کے لیے قرن منازل، اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر کیا اور فرمایا :

(یہ اہل میقات کے لیے اور ان کے علاوہ جو حج اور عمرہ کرنے کے لیے یہاں سے گزریں ان کے لیے بھی میقات ہیں اور جو ان کے اندر رہیں اس کے احرام باندھنے کی جگہ اس کا گھر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1524) صحیح مسلم حدیث نمبر (1181) .

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1183) .

یہ خبر امر کے معنی میں ہے لیکن صیغہ خبر کے الفاظ میں ہے تاکہ تاکیدا اس کی تنفیذ ہو .

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا . سنن ابوداود حدیث نمبر (1739) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1531) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور صحیح بخاری میں ہے کہ اہل کوفہ اور اہل بصرہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے : اے امیر المومنین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے قرن (قرن منازل) کو حد مقرر فرمایا اور یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ایک طرف آتا ہے، اور اگر ہم قرن جائیں تو ہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑتی ہے .

توعمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : تم اپنے راستے میں ہی اس کے برابر اور محاذی جگہ دیکھ لو۔

اس حدیث میں جور کا معنی مائل ہے ۔

لھذا جو کوئی بھی حج اور عمرہ کرنا چاہے توجب وہ ان میقات پر پہنچے یا اس کے محاذی اور برابر پہنچے تو اس پر احرام باندھنا واجب ہے ، چاہے وہ فضائی راستے سے آئے یا بری راستے یا پھر سمندری راستے سے ۔

تو اگر وہ خشکی کے راستے آرہا ہے تو میقات سے گزرے تو وہاں احرام باندھے اور اگر وہ میقات سے نہیں گزر رہا بلکہ وہ اس کے برابر اور محاذی ہو تو وہاں سے ہی احرام باندھ لے اور احرام کے لیے غسل اور خوشبو وغیرہ کے استعمال کے بعد احرام کی چادریں باندھ لے اور وہاں سے روانہ ہونے سے قبل تلبیہ کہہ لے ۔

اور اگر وہ سمندری راستے سے سفر کر رہا ہے اگر سمندری جہاز ہے تو وہ میقات کے محاذاۃ اور برابری میں کھڑا ہو گا تو غسل وغیرہ کر کے خوشبو لگا احرام کی چادریں پہن لے ، اور جہاز کے روانہ ہونے سے قبل تلبیہ کہہ لے ، اور اگر سمندری جہاز میقات کے برابر کھڑا نہیں ہوتا تو پھر میقات کے برابر اور محاذي ہونے سے قبل ہی اسے غسل کر کے احرام باندھ لینا چاہیے اور جب وہ میقات کے برابر اور محاذاۃ میں پہنچے تو تلبیہ کہہ لے ۔

اور اگر وہ فضائی راستے سے آرہا ہے وہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے قبل ہی غسل کر لے اور میقات کے برابر ہونے سے قبل ہی احرام باندھ لے اور جب میقات سے کچھ قبل احرام کی نیت کرتے ہوئے تلبیہ کہہ لے اور میقات کے برابر ہونے کا انتظار نہ کرے ، کیونکہ ہوائی جہاز میقات سے بہت تیز رفتاری سے گزرتا ہے اور آپ کو کوئی فرصت نہیں دے گا ، اور اس سے قبل ہی اگر احتیاطا احرام باندھ لیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ۔

واللہ اعلم .